ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

نبوی تعلیمات میں مزدوروں کے حقوق، محفوظ کام اور منصفانہ اجرت کی اہمیت

Importance of labor rights, safe working conditions and fair wages in Prophetic teachings

☆عشرت فاطمہ :وزٹنگ لیکچرر، یونیورسٹی آف لیہ

☆طوبیٰ خالد:ڈاکٹریٹ کے امیدوار، یونیورسٹی آف ایجوکیشن،لوئر مال کیمپس،لاہور۔

☆☆☆ڈاکٹر حافظ محمد ابرار اعوان :اسسٹنٹ پروفیسر،شعبہ اردو انسائیکلوپیڈیا و اسلام،پنجاب یونیورسٹی لاہور

Abstract

In order to run the system in the collective and social life, it is necessary to exchange knowledge and skills with each other, therefore, every man cannot fulfill all his needs by himself, but he needs the help of other people to fulfill many things. And he needs others. In the early days, this method was used to exchange things and skills. The power system worked. The other way was that if a person needed something, he had something to give in return. Therefore, if there is no thing or money, if he uses his skills to do some service and work and get something in return, then his action was considered as labor. In our society, people of every class are facing problems, but the times of "servant workers" are the most bitter. From whose tail are all the springs of the world today, there are so many beautiful and attractive things in the world that are indebted to the blood and sweat of these workers. Although they are the most entitled to it. Islam, like in other areas of life, has issued very good and clear instructions in this regard, in which the rights of both employers and employees have been reserved. The Messenger of Allah, peace be upon him, said, "Pay the wages of the laborer before his sweat dries up" meaning that his right should be paid on time according to the service contract. Labor is the work of the prophets, it is not a lowly profession, it is an honorable profession. There is a saying that lasting peace can be given only through social justice. In this article, the rights of workers will be discussed in the light of the Prophet's biography.

Key words: workers, labor rights, fair wages, social justice, medical history.

اسلام میں مزدوروں کا مقام

مزدور کا لفظ ہمارے ہاں عمومی طور پر ان لوگوں پر استعمال ہوتا ہے جو سامان، مٹی،سیمنٹ یا بوریاں، اینٹیں وغیرہ اٹھاتے ہیں۔گھروں، عمارتوں، سڑکوں اور دیگر تعمیراتی کام کرتے ہیں۔مزدور کے کام کو مزدوری کہتے ہیں۔جسے عربی میں کسب یا عمل سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ہر وہ کام جس کے بعد ہمیں اجرت ملتی ہے وہ مزدوری میں شمار ہوتا ہے۔دنیا میں کوئی بھی ایسا طبقہ یا شعبہ نہیں جس کے متعلق اسلامی تعلیمات میں معتدل اور زمانی ضروریات کے مواقع راہنمائی نہ ملتی ہو مزدوروں، ملازموں امیروں اور ما تحتوں کے حوالے سے بھی تعلیمات اسلامیہ میں واضح رہنمائی موجود ہے۔دین اسلام نے ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کی طرح مزدوروں کو بھی حقوق دیے ہیں۔اسلام نے مزدور و معرکوں کے حقوق

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

و فرائض کو بھی واضح طور پر بیان کر دیا ہے اور ہر ایک کو پابند کیا ہے کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں ذرا برابر بھی کوتاہی نہ کرے۔[1]

اسلام میں مزدوروں کو ایک معزز مقام حاصل ہے۔اور دوسرے پیشوں اور طبقوں سے ان کی حیثیت کم نہیں ہے۔اسلام نے اس بات کی تاکید کی ہے کہ مزدور کو اس کی طاقت سے بڑھ کر کام کی ذمہ داری نہ دی جائے۔مزدور کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہے جس کو گزشتہ نصف صدیق کے اہم ترین مسائل میں شمار کیا جا سکتا ہے اور یہ فطری بات ہے دنیا کی ساری بہادر تروں ان کی دم سے ہے۔بلند قامت عمارتیں ہوں، صاف ستھری سڑکیں ہوں یا دیہات کے سبزہ زار کھیت اور بل کھاتی ہوئی نہریں سب کو انہی کے خون پسینہ اور قوت بازو سے غذا ملتی ہے۔یہ بھی عجیب ستم ظریفی ہے کہ معاشی ترقی اور خوشحالی میں سب سے کم درجہ مزدور کو ہی ملتا ہے۔حالانکہ وہ سب سے زیادہ اس کے حقدار تھے۔

یہاں اس بات کو وضاحت کر دینی مناسب ہوگی کہ جب ہم مزدور کا لفظ بولتے ہیں تو اس سے صرف وہ دفاکش طبقہ ہی مراد نہیں ہوتا جو جسمانی محنتوں اور مشقتوں کے کام کرتا ہے بلکہ وہ ملازمین بھی مراد ہوتے ہیں جو لکھنے پڑھنے یا دوسرے دماغ کی قسم کے کام کرتے ہیں۔[2]

حضور اکرم ﷺ نے دوسرے شعبہ یا زندگی کی طرح اس سلسلہ میں بھی تفصیلی اور واضح ہدایات دی ہیں جس میں آجر اور مزدور دونوں ہی حقوق کی رعایت ہے اور اعتدال و توازن رکھا ہے۔

مزدوروں کی اہمیت

سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مزدوروں کو ایک باعزت مقام اور منصب کا حامل قرار دیا اور عام طور پر جو اس طبقہ کو کمتر اور حقیر گردانہ جاتا تھا اس کی نفی فرمائی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ:

عَنْ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ النُّدَّرِ ، يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ طسم حَتَّى إِذَا بَلَغَ قِصَّةَ مُوسَى قَالَ:" إِنَّ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانِيَ سِنِينَ أَوْ عَشْرًا عَلَى عِفَّةِ فَرْجِهِ وَطَعَامِ بَطْنِهِ."[3]

"اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اٹھ یا 10 سال تک حضرت شعیب رضی اللہ تعالی عنہ کے مزدوری کی"۔

اسی طرح حلال روزی کی تلاش میں محنت و کاوش کو عبداللہ پورے سال امام عادل کے ساتھ جہاد سے بھی افضل قرار دیا گیا ہے۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ اپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

1۔ خلیل الرحمن،اسلام کا نظریہ محنت،(لاہور:المکتبہ رحمانیہ)،ص:140

2۔ ایضا،ص:145

3۔ ابن ماجۃ، أبو عبداللہ بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجۃ(بیروت: دارالفکر، س-ن)، رقم الحدیث:2444

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" أَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَام، كَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ."[4]

"خدا کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں ہی کی کمائی کھایا کرتے تھے"۔

ان تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں مزدوروں کو ایک معزز اور موقف مقام حاصل ہے اور دوسرے پیشوں اور طبقوں سے ان کی حیثیت کم نہیں جیسا کہ قران پاک میں فرمایا گیا ہے کہ:

﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ[5]﴾

" اے ایمان والو اپیس میں مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ بلکہ اپس میں رضامندی سے تجارت کے ذریعے نفع حاصل کرو"۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ:

﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[6]﴾

" پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل(رزق) تلاش کرو"۔

ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ نے حضرت حکیم بن حزام سے ارشاد فرمایا "سب سے ہزار حلال رزق وہ ہے جس میں دونوں پاؤں چلیں، ہاتھ کام کریں، اور پیشانی عرق الود ہو جائے "۔[7]

مزدور وہ طبقہ ہے جو سارا سال مسلسل محنت اور مشقت کرتا رہتا ہے لیکن اس کامیار زندگی کبھی بہتر نہیں ہو پاتا۔معاشرے میں یہ عزت کی نگاہ سے دیکھتا۔بسا اوقات تو معاشرے کی بے حسی پر رونا اتا ہے کہ مزدور کے ساتھ غیر انسانی سلوک کیا جاتا ہے اور اجرت کے تقاضے پر بھی اس لیے بیچارے کو کم ہمتی کنتی کے طعنوں اور گالیوں سے نوازا جاتا ہے۔عصر حاضر میں اسلامی معاشرے کو جن مشکلات کا سامنا ہے اس کی بڑی وجہ دین سے غفلت مسلمانوں نے قران و سنت کو چھوڑ کر مغربی دنیا کے طور طریقوں کو اپنا لیا ہے۔

مزدوروں کے حقوق

اجتماعی و معاشرتی زندگی میں نظام چلانے کے لیے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اشیا و صلاحیتوں کا تبادلہ کرنا نہ گریز ہے۔اس لیے کہ ہر ادمی اپنی تمام ضروریات خود کسی بھی طرح پوری نہیں کر سکتا بلکہ اسے کئی چیزوں کو پورا کرنے کے میں دوسرے لوگوں کی حاجت پڑتی ہے اور وہ دوسروں کا محتاج ہوتا ہے۔شروع کے زمانہ میں لوگوں میں تبادلے کا طریقہ رائج تھا کہ وہ اپس میں چیزوں اور صلاحیتوں کا باہم تبادلہ کر لیا کرتے تھے۔تو ان کا نظام چل جاتا تھا۔اسی طرح

---

[4]۔البخاري، أبوعبدالله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة، صحيح البخاري (بيروت: دار طوق النجاة، 1422ه)، رقم الحديث: 2073

[5]۔القرآن الكريم، النساء: 29

[6]۔الجمعہ: 10

[7]۔امام ابو منصور الديلمي، مسند الفردوس، دار الكتاب العربي، لاہور، رقم الحديث: 8595

دوسری صورت یہ تھی کہ اگر ایک شخص کو کسی چیز کی ضرورت ہے اور اس کے پاس اس کے اواز دینے کے لیے کوئی چیز یا پیسے نہیں ہیں تو وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کوئی خدمت یا محنت کر کے اس کے عوض کوئی چیز لے لے تو اس کے اس عمل کو مزدوری میں شمار کیا جاتا تھا۔جیسا کہ گندم کی کٹائی کرنا اور اس کے بدلے میں گندم لینا یا پتھر توڑنا اور اس کے بدلے میں پیسے وصول کرنا یہ مزدوری کہلاتا ہے۔اب تو یہ ساری دنیا میں ہی طریقہ درکار ہے۔[8]

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے باقاعدہ طور پر دیگر شعبوں کی طرح مزدوروں کے حقوق بھی مقرر کیے ہیں۔اور یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- مزدوروں کی اجرت کا تعین کرنا

نبی پاک ﷺ کی روشن اور واضح ہدایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں مزدوروں کو ایک انتہائی اونچا اور افضل مقام حاصل ہے جس کی حیثیت معاشرے میں دیگر پیشوں سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے اس کے بعد مزدوروں کے حقوق کا مسئلہ آتا ہے۔جس میں سب سے بنیادی اور پہلی چیز ان کی اجرت کی مقدار کا تعین کرنا ہے۔اس حوالے سے حدیث مبارکہ میں ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آقاؤں، مالکوں اور کام کرانے والوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ:

" مزدور لوگ بھی تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ نے تمہارے ماتحت رکھا ہے۔لہذا اللہ تعالی نے جس کے ماتحت اس کے مزدور بھائی کو رکھا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے، اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہو۔اس کو کسی ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس کے لیے دشوار گزرا ہو۔ اور اگر اسے کام کی ذمہ داری سونپ بھی دے تو پھر اس کی مدد کرے۔اجرت کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کی مقدار پہلے ہی واضح کر دی جائے تاکہ بعد میں شک و شبہ باقی نہ رہے"۔[9]

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ اللَّهُ:" ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ[10]".

" اس وقت تک کسی مزدور سے کام لینے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ اس کی اجرت واضح طور پر طے نہ کر دی جائے"۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ارشاد ہے :

---

[8]۔ محمد طاہر القادری، اقتصادیات اسلام، منہاج القرآن، پبلشرز، 7مارچ2007، ص:731

[9]۔ البیہقی، احمد بن الحسین، السنن الکبری، (لاہور: دار الکتب العلمیہ، 2003ء)، رقم الحدیث:116652

[10]۔ البخاری، جامع الصحیح، رقم الحدیث:2227

"آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن کا قیامت کے دن میں فریق ہوں گا ان میں سے ایک وہ شخص جو کسی مزدور کو اجرت پر رکھے اس سے پورا کام لے اور اجرت نہ دے".[11]

مزدور سے پہلے کام لے لیا اور جب مزدوری اور اجرت دینے کی باری آئے تو جھگڑا کھڑا ہو گیا۔مزدور زیادہ مانگتا ہے کام والا کم دیتا ہے۔دین اسلام نے اس کا بھی حل پہلے سے بتا دیا۔آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی اجیر کو اجرت پر رکھو تو اس کی اجرت پہلے ہی بتا دو۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدور کی اجرت اسے واضح طور پر بتا دینے سے پہلے کام لینے کی ممانت فرمائی ہے مزدور کی مزدوری نہ دینے والوں کو تنبیہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ اللَّهُ:" ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ[12]

" میں قیامت کے دن تین افراد کا مقابل ہوں گا یعنی سخت سزا دوں گا۔ایک وہ شخص جو میرے نام وعدہ دے کر پھر عہد شکنی کرے۔اور دوسرا وہ شخص جو کسی آزاد انسان کو بیچ دے اور پھر اس کی قیمت کھا لے۔تیسرا وہ شخص جس سے نے کوئی مزدور اجرت پر لیا اور پھر اس سے کام تو پورا لیا لیکن اس کی اجرت اسے نہ دی"۔

مزدور کی مزدوری بروقت دینا اخلاقی اور شرعی دونوں طریقے سے بہت ضروری ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ[13]".

"مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دو"۔

جب کسی مزدور کو کام پر لگائیں تو سب سے پہلے مزدور کے کام کے اجرت کا کرنا چاہیے نہ کہ کام ختم ہونے کے بعد مزدور کو اپنی مرضی سے پیسے دے دیے جائیں بلکہ یہ پہلے مرحلے پر ہی طے کرنا چاہیے کہ مزدور کام کے کتنے پیسے لے گا اور اجر اس کو کتنے پیسے دے گا جب مزدور کے طے ہو جائیں تو پھر مزدور کو کام شروع کرنے کا کہا جائے مزدور کو اتنی

---

[11]۔ محمد بن شعیب، سنن النسائی، (لاہور: دار الکتب العلمیہ)، رقم الحدیث:368

[12]۔ البخاری، جامع الصحیح، رقم الحدیث:2227

[13]۔ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:2442

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

اجرت ضرور دینی چاہیے کہ وہ عزت کے ساتھ ضروریات زندگی پوری کر سکے اسی تناظر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

"حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس بات کو ناگوار سمجھتے تھے کہ مزدور سے مزدوری مقرر کیے بغیر کام کروائیں"۔[14]

خلیل الرحمن اس تناظر میں بیان کرتے ہیں کہ موجودہ معاشرے میں بھی جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ مزدور کی اجرت کیا ہونی چاہیے تو اس ضمن میں کوئی امریکہ کے قوانین اور طریقوں کا اور کوئی برطانوی قوانین کا حوالہ دیتا ہے لیکن چودہ سو سال قبل کے مزدور کو اسلام نے جو عطا کیا وہ مکیہ اج بھی اسی طرح اہم ہے جس طرح اج سے چودہ سو سال پہلے تھا۔[15]

اس لیے مزدوروں کی اجرت کا اتنا تعین ضرور کیا جائے کہ ان کی بنیادی ضروریات اسانی سے پوری ہو سکیں تاکہ وہ معاشرے میں بآسانی سے زندگی گزار سکیں۔

2- مزدوروں کے ساتھ تعاون

تجارت ایک دوسرے کے ساتھ باہمی تعاون پر مبنی ہوتی ہے لہذا تجارتی امور میں جہاں پریقین کے ساتھ کام چلاتے ہیں اور ایک پر ایک دوسرے کے ساتھ مدد اور تعاون کا معاملہ اختیار کرتا ہے وہاں پر مزدور کے ساتھ بھی تعاون کرنا چاہیے اور نفع نقصان کے اندیشہ کے بغیر مزدور کا ساتھ دینا چاہیے جیسا کہ قران پاک میں ارشاد ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ﴾[16]

" بھلائی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور سیاسی میں کسی سے تعاون نہ کرو"۔

اس آیت میں یہی بیان کیا گیا ہے کہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔تاکہ مزدور جو اپنے گھر والوں کے لیے محنت کر کے حلال روزی کماتا ہے اس کی مدد ہو جائے اس کا حکم حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی دیا ہے۔مزدوروں کو مالی جانی تحفظ دینے میں دین اسلام سب سے آگے ہے۔

فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: قُلْ لِخَالِدٍ لَا يَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا.[17]

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تو جنگ میں بھی ان مزدوروں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا جو لڑنے کے لیے نہ ائے ہوں"۔

14۔احمد بن شعیب نسائی،سنن نسائی،رقم الحدیث:3895

15۔خلیل الرحمن،اسلام کا نظریہ محنت،ص:140

16۔القرآن الکریم،المائدہ:2

17۔أبوداود،سلیمان بن أشعث السجستاني،السنن،(بیروت،دارالکتب العلمیة،1424ھ)، رقم الحدیث: 2669

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

مزدوروں سے کام لینے کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کئی اصول بیان کیے ہیں۔مزدور و مالکان کے درمیان بھائی چارے کا رشتہ ہوتا ہے۔لہذا مالک کے لیے مستحب ہے کہ وہ جو اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے مزدور بھائی کے لیے بھی پسند کرے مالکان کو عیش کی زندگی سے روکا جاتا ہے۔اور سادگی اختیار کرنے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ جب وہ اپنے ساتھ دوسروں پر بھی خرچ کرے گا تو ظاہر ہے کہ اس کے اخراجات دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔اور وہ کفایت کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ مزدوروں کو بہ مشکل گزارا ہوتا ہے۔کم از کم مزدوروں کو اتنی اجرت دی جائے کہ اس کی بنیادی ضرورتیں آسانی سے پوری ہو سکیں۔اس سے نہ صرف مزدوروں کا فائدہ ہوگا کیونکہ ایسی صورت میں مزدور بخشی اور احسن طریقے سے اپنی ذمہ داریوں کو انجام دیں گے اور کاروبار کو ترقی کرے گا۔[18]

3- اجرت کی بروقت ادائیگی کرنا

مزدور کی اجرت کی ادائیگی کے وقت بہت ملال یا پھرتاخیر کرنا عدم ادائیگی یا پھر ادائیگی بہت احسان جتا کر کرنے کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔اس سے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

> "محمد بن خاتم ،حبان ،عبداللہ، شعبہ، حماد ابرہیم، حضرت ابو سعد خدوی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت تم مزدوری کرانا چاہتے ہو کسی مزدور سے تم اس کی مزدوری ادا کر دو"۔[19]

ڈاکٹر اوصاف کے مطابق

> "ایک اچھا اجر بروقت اپنے مزدوروں کی مزدوری ادا کرتا ہے نیز تجارتی چکر کے دوران(یعنی کبھی خوشحالی اور کبھی بدحالی کا رور آتا ہے) جب خوشحالی کا دور آتا ہے تو اجیر کی مزدوری میں اضافہ کرتا ہے "۔[20]

4- مزدوروں کی استطاعت کے مطابق کام لینا

مزدوروں سے ان کی طاقت کے مطابق کام لیا جائے، ان پر اتنا بوجھ نہ ڈالا جائے کہ ان کے لیے کرنا مشکل ہو جائے۔اس سے مزدوروں سے معاہدہ کے برخلاف مقررہ وقت سے زیادہ کام لینے کی ممانعت کا بھی علم ہوتا ہے۔کئی جگہوں میں آٹھ گھنٹوں کی بجائے بارہ یا سولہ گھنٹے کام کرنے سے انکار کرتا ہے۔تو اسے ملازمت سے فارغ کر دینے کی دھمکی دی جاتی ہے۔لہذا مزدور بہ حالت مجبوری اپنی طاقت سے زیادہ محنت و مشقت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اگر مزدوروں سے ان

---

[18]۔ذوالفقار علی،دورحاضر کے مالی معاملات کا شرعی حکم،(لاہور:ابوہریرہ اکیڈمی،2008ء)،ص:21

[19]۔محمد بن شعیب،سنن النسائی،رقم الحدیث:3894

[20]۔اوصاف احمد،ڈاکٹر،علم معاشیات اور اسلامی معاشیات،(نئی دہلی:ایفا پبلی کیشنز،2010ء)،ص:71

کی طاقت اور مقررہ وقت سے زیادہ کام لیا جائے تو ان کا ہاتھ بٹایا جائے یا پھر اسے زیادہ وقت کی اجرت بھی دی جائے۔[21]

اجر کو چاہیے کہ مزدور سے اتنا ہی کام لے جس قدر وہ آسانی سے مکمل کر لیں اور کام لینے میں اس کو اتنی تکلیف میں نہ ڈالا جائے کہ کام اس کے استطاعت سے زیادہ ہو اور وہ دل برداشتہ ہو کر کام ادھورا چھوڑ دے۔اس سے متعلق حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ:

وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ."

"ان کو اتنے کام کی تکلیف نہ دو کہ ان کے لیے مشکل ہو جائے اور اگر کوئی سخت کام ڈالو تو خود بھی ان کی مدد کرو"۔[22]

اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ :

"حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں یاد رکھو یہ (غلام بھی) تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالی نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دیا ہے. پس اللہ تعالی جس کی ماتحتی میں بھی اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہیے کہ وہ جو کھائے اسے بھی کھلائے اور جو خود وہ پہنے اسے بھی پہنائے۔اور اسے ایسا کام کرنے کے لیے نہ کہے جو اس کے بس میں نہ ہو اگر اسے کوئی ایسا کام کرنے کے لیے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے"۔[23]

مزدوروں سے ان کی طاقت کے مطابق اتنا کام لیا جائے جتنا کام کرنے کی ان میں طاقت ہو تاکہ وہ اسانی اور خوش اسلوبی سے کام کریں۔

5- مزدوروں سے حسن سلوک کرنا

اجر کو اپنے ماتحتوں کے ساتھ اپنے اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیے اور حسن سلوک کا عملی مظاہرہ کرے۔بلند اخلاق و کردار کا مظاہرہ کرنا خندہ پریشانی اور خوش اسلوبی سے معاملات کو نبھانا سخاوت کو اختیار کرنا مجبور و کمزور لوگوں پر نرمی وشفقت کا معاملہ کرنا یہ بنیادی ہدایات ہیں۔جن پر ہر مسلمان کو معاملات زندگی بالخصوص کاروبار، تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کے دوران عمل کرنا چاہیے۔[24]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مزدوروں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ اختیار کرنے کا درس دیا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ

21۔ ذوالفقار علی، دور حاضر کے مالی معاملات کا شرعی حکم، ص:25

22۔ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، رقم الحدیث:31

23۔ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:3649

24۔ حماد امین چاولہ، البیان، (کراچی: المدینہ اسلامک ریسرچ سنٹر، 2013ء)، ص:18

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

" ابراہیم بن موسیٰ، عبد الرزاق، معمر، عثمان بن زفر، حضرت رافع بن مکیث سے روایت ہے اور یہ ان صحابہ میں سے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ میں شریک تھے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مملوکوں کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنا باعث برکت ہے اور ان کے ساتھ بد اخلاقی باعث نحوست ہے ۔[25]

اس کے علاوہ اجیر کو چاہیے کہ مزدور کی چھوٹی موٹی غلطیوں پر درگزر کرے اور معمولی حکم عدولی یا نافرمانی کرنے پر جھگڑنے یا ذلیل کرنے کی سزا دینے سے اجتناب کرے اور مزدوروں کی دانستہ غلطی پر اجر کو اپنا دل بڑا کرنا چاہیے اور فراغ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے درگزر سے کام لینا چاہیے۔

اس کے علاوہ مزدوروں کو ان کی محنت پر انعام بھی دینا چاہیے۔اس طرح سے مزدوروں کا حوصلہ بڑھتا ہے اور وہ زیادہ دل جمی سے کام کرتا ہے۔ڈاکٹر طاہر القادری لکھتے ہیں کہ:

" اسلام اجر کو اس امر کی ترکیب دیتا ہے کہ وہ مزدور کو اپنے منافہ میں بھی شریک کرے یہ شراکت بہتر کام کرنے کے سلسلے میں بذریعہ حوصلہ افزائی اور انعام کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے"۔[26]

اگر آج مزدور کو اپنے منافع سے کچھ حصہ بطور انعام یا محنت کا ثمر کے طور پر دے تو اس سے محبت و عزت اور تعاون ہمدردی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں جو آجر اور اجیر دونوں کے حق میں فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

اسلامی شریعت میں مزدور کے ساتھ حسن سلوک اختیار کرنے اور اچھا برتاؤ کرنے کی جہاں تلقین پائی جاتی ہے وہاں اسے باعث ثواب بھی گردانا گیا ہے۔اسلام نے اسے کئی حقوق دیے ہیں جیسا کہ اس کی عزت اور وقار کا خیال رکھنا، اس کے لیے کام کے پیدا کرنا، اس کے ارام کا خیال رکھنا، عبادت کے انجام دہی کا موقع دینا اور اس کے علاوہ بھی بہت حقوق دیے گئے ہیں۔اسی طرح موجودہ وضعی قوانین میں بھی مزدوروں کے کئی حقوق تحریر کیے گئے ہیں۔مثلا ایک مزدور کا سب سے پہلا اور بنیادی حق یہ ہے کہ اس کے ساتھ انسانیت والا سلوک کیا جائے اور اس کی عزت و وقار کا خیال رکھا جائے اس لیے کہ وہ باقی انسانوں کی طرح بشر اور انسان ہوتا ہے۔اس کے بھی احساسات اور جذبات ہوتے ہیں اسے بھی بھوک اور پیاز لگتی ہے وہ بھی ارام کرنے کا خواہان ہوتا ہے۔[27]

آئین پاکستان میں استحلال کے خاتمہ کے عنوان کے تحت یہ بات پائی جاتی ہے۔کہ ریاست اپنی بساط کے مطابق مختلف کاموں کے اندر پائے جانے والے استحصال کا قلع قمع کے لیے کوشاں رہے گی۔اور بنیادی قوانین کو متعارف کروانے اور ان کے نفاذ میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گی۔اس تفصیل کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مزدوروں کے ساتھ ظلم و زیادتی

[25]۔ سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:5127

[26]۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، اقتصادیات اسلام، (لاہور: منہاج القرآن، پبلی کیشنز، 2007ء)، ص:731

[27]۔ حبیب الرحمن کیلانی، ڈاکٹر، احکام تجارت اور لین دین کے مسائل، (لاہور: مکتبہ دارالسلام، 2000ء)، ص:45

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

کرنے کے حق میں شریعت اور قانون پاکستان دونوں ایک پیج پر ہیں۔مزدور کا حق ہے کہ حکومت اور با اختیار ادارے کاروبار کے موقع فراہم کریں۔[28]

6- سرمایہ دارانہ نظام میں مزدوروں کی حیثیت

سرمایہ دارانہ نظام میں مزدوروں کو کوئی حیثیت حاصل نہ تھی صرف مالکان کو ہی حقوق حاصل تھے سرمایہ دارانہ نظام میں مزدور طبقہ اجرتی غلام کے طور پر زندگی گزارتا ہے۔دن میں کئی گھنٹے کام کرنے کے باوجود وہ اپنے اور اپنے خاندان کے لیے اسودہ زندگی نہیں گزار پاتا۔جبکہ دوسری جانب سرمایہ دار کوئی بھی محنت کیے بغیر امیر تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ مزدور طبقے کے اس تمام تر حالت صرف ایک ملک یا خطے میں نہیں بلکہ جہاں بھی سرمایہ دارانہ نظام موجود ہے وہاں یہ طبقاتی تفریق نہ صرف موجود ہے بلکہ اس کے خلیج گیری ہوتی جا رہی ہے۔جدید ترین مشینری اور کمپیوٹر انے کے باوجود مزدور طبقے کے کام کے اوقات کار کم نہیں ہو رہے بلکہ اس کی زندگی تلخ سے تلخ ہوتی جا رہی ہے جبکہ دوسری جانب سرمایہ دار طبقہ ماضی کی نسبت کہیں زیادہ وسائل پر قابض ہو چکا ہے۔[29]اس صورتحال سے نجات حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مزدور اس نظام کی بنیادوں کو سمجھیں۔

7- سوشلزم نظام میں مزدوروں کے حقوق

اگر محنت کش طبقے کو غربت، بے روزگاری، لاعلمی باگھری اور ایسے دیگر تمام مسائل سے مستقل نجات چاہیے تو اسے سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ کرنا پڑے گا اور سرمایہ داری کا خاتمہ اس کے تمام حرکات و تقاذات اور واحد ممکنہ متبادل یعنی سوشلزم منصوبہ بندی معشیت کو سمجھے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔

سرمایہ دالانہ کے مقابلے میں سوشلزم آیا تو اس میں مزدوروں کو مکمل آزادی دی گئی سوشلزم کا مجموعہ قوانین انسانی دماغ کا اختراع ہے اور اس میں انفرادی ملکیت کا انکار ہے اور اس نظام میں مزدور ازادانہ اپنے معاش پیدا کرنے کا حقدار نہیں ہوتا اور حکومت کو لامحدود اختیارات حاصل ہوتے ہیں اس پر پابندی عائد نہیں ہوتی۔[30]

اس کے علاوہ ان دونوں نظاموں کے درمیان اسلام کا نظریہ معتبر ہے۔اسلام میں مزدوروں کو مکمل حقوق دیے گئے ہیں۔اسلام میں فرد کو آزادی دی گئی ہے مگر حدود قیود کے ساتھ اسلام میں مال جمع کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔اور خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے۔اور اس سے دولت میں برکت ہوتی ہے۔اور دولت کی گردش بڑھتی ہے۔اسلام میں معاشرے اور فرد کے حقوق و فرائض میں اعتدال ہے۔اسلامی معاشرے میں ہر فرد کو ہر مزدور کو آزادانہ روزی کمانے کا حق ہوتا ہے۔محنت کر کے کمال کر کھانے والے کا معاشرے میں عزت و احترام ہوتا ہے۔اسلام میں مزدور کی سماجی حیثیت، عزت

---

[28]۔حافظ فضل الحق حقانی،مزدور کے حقوق شریعت اور پاکستانی آئین کی نظر میں،پاکستان اسلامی ریسرچ جرنل:20

[29]۔ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری، سرمایہ دارانہ نظام،(لاہور: کتاب محل،2017ء)،ص:175

[30]۔عبدالغفار، سرمایہ دارانہ نظام کی ماہیت اور عالمی سیاست پر اس کے اثرات،الاضواء پبلشرز، شیخ زید اسلامک سنٹر،لاہور

اور مقام کو بلند کیا۔اسلام ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو محنت کر کے اپنی روزی کماتے ہیں۔اسلام میں ان لوگوں کی شدید ممانعت کی ہے جو محنت کیے بغیر دولت جمع کرتے اور محنت کشوں کا استحصال کرتے ہیں۔[31]

اس وقت دنیا میں دو معاشی نظام اپنی مصنوعی اور غیر فطری بساکھیوں کے سہارے چل رہے ہیں۔ایک مغرب کا سرمایہ داری نظام ہے جس پر اج کل ان انحطاط و اضطراب کا رعشہ طاری ہے دوسرا مشرق کا اشتراکی نظام ہے جو تمام مشترکہ ملکیت کا علمدار ہے۔ایک مادہ پرستی میں بنوں کی حد تک تمام انسانی اور اخلاقی قدروں کو پھلانگ چکا ہے۔تو دوسرا معاشرہ پرستی اور اجتماعی ملکیت کا دلدادہ ہے۔لیکن رحم دلی، انسانی دوستی اور انسانی ہمدردی کی روح ان دونوں میں ہی منعقد ہے۔دونوں کا ہدف دینوی مفاد اور مادی ترقی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔اس کے برعکس اسلام ایک متوست اور منصفانہ معاشی نظریہ پیش کرتا ہے۔وہ سب سے پہلے دنوں میں خدا پرستی، انسان دستی اور رحم دلی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔اسلام حلال طریقے سے کمانے اور حلال جگہ پر خرچ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔[32]

8- موجودہ لیبر پالیسی

موجودہ تجارتی نظام میں اسلامی بصیر پالیسی بنائی گئی جو کہ بالا بیان کرنا نقاد کے عین مطابق ہے ڈاکٹر طاہر القادری نے لیبر پالیسی کے چند نکات بیان کیے ہیں کہ انسانی محنت خریدنی ہے جنس، ظلم وناانصافی کی نفی، اجرت کے درجہ بندی، اور عادلانہ اجرت، اضافی محنت پر اجرت، اضافی حقوق کی ادائیگی، سرمایہ، ہنر اور محنت میں توازن، عورتوں اور بچوں سے مشقت کی ممانعت، محنت کشوں کا اخلاقی اور قانونی استحقاق۔[33]

یہ پالیسی عین حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بتائے ہوئے مزدوروں کے حقوق کے مطابق ہے۔آج سے چودہ سو سال پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مزدوروں کے لیے جو اصول وضع کیے تھے۔آج تک وہی پالیسی رائج ہے۔پس ضرورت اس امر کی ہے کہ مزدور پالیسی سے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہدایات پر عمل اقدامات کو یقینی بنایا جائے تو غربت اور ناانصافی کی چکی میں پسنے والا مزدور اپنی زندگی بہتر بنا سکتا ہے۔اس ضمن میں حافظ ذولفقار علی بیان کرتے ہیں کہ:

> "اسلامی ہدایات سراسر معاشرے کے مفاد میں ہیں جن کو نظر انداز کرنے سے معاشی بگاڑ پیدا ہوتا ہے اس سے مسلم معاشرے میں ان لوگوں کو کاروبار کی قطعی اجازت نہیں جو تجارت کے متعلق اسلامی احکام سے نا واقف ہوں "۔[34]

---

[31]۔ڈاکٹر نور محمد غفاری، سرمایہ دارانہ نظام انشورنس اور اسلام کا نظام کفالت عامہ، (لاہور: مرکز تحقیق دیان سنگھ ٹرسٹ لائبریری، 2017ء)، ص:120

[32]۔علامہ شمس الحق حقانی، سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام کا اسلامی معاشی نظام سے موازنہ، (بنارس: ادارۃ البحوث الاسلامیہ، 2015ء)، ص:310

[33]۔محمد طاہر القادری، اقتصادیات اسلام، ص:731

[34]۔ذوالفقار علی، دور حاضر کے مالی معاملات کا شرعی حکم، ص:21

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

عصر حاضر میں ہر فرد کی کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ مال و دولت اکٹھا کرے تاکہ اپنا معیار زندگی بلند کر سکے اور اپنے اہل و عیال کی خواہشات کی تکمیل کر سکے اس مقصد کے حصول کے لیے جوتگ ودو ہے اور حلال مال کی ہے تو ٹھیک لیکن اگر اس کوشش میں اسلامی تعلیمات کو چھوڑ دیا تو پھر یہ مال دنیا اور اخرت میں وبال بن کر سامنے آئے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے معاشرے کو ظلم اور فساد کی دلدل سے باہر نکالا اور ہر طرف امن کا بول بالا کیا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صرف زبانی احکامات جاری نہیں کیے بلکہ خود عمل کر کے دکھایا۔جیسے خود تجارت کی، محنت مزدوری کی ، ملازم، ماتحتوں کے ساتھ احسن طور پر معاملات کر کے دکھائے۔اور آخری ایام میں بھی یہی ہدایات کی کہ غلاموں اور زیر پرستوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔تو ہماری زندگیوں میں امن کا بول بالا ہو سکتا ہے۔اور معاشرہ خوشحال ہو سکتا ہے۔[35]

خلاصہ بحث

اجتماعی و معاشرتی زندگی میں نظام چلانے کے لیے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اشیاء اور صلاحیتوں کا تبادلہ کرنا ناگریز ہے اس لیے ہر آدمی اپنی تمام ضروریات ازں خود کسی بھی طرح پوری نہیں کر سکتا بلکہ اسے کئی چیزوں کے پورا کرنے میں دوسرے لوگوں کی حاجت پڑتی ہے اور وہ دوسروں کا محتاج ہوتا ہے ۔

شروع کے زمانے میں یہ طریقہ رائج تھا کہ وہ آپس میں چیزوں اور صلاحیتوں کا باہم تبادلہ کیا جاتا تھا تو ان کا نظام چل جاتا تھا۔دوسری صورت یہ تھی کہ اگر کسی شخص کو کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو اس کے پاس اس کے عوض دینے کے لیے کوئی چیز یا پیسے نہیں ہیں تو وہ اپنی صلاحیتوں کو بروکار لاتے ہوئے کوئی خدمت و محنت کر کے اس کے عوض کوئی چیز لے تو اس کے عمل کو مزدوری شمار کیا جاتا تھا۔

ہمارے معاشرے میں یوں تو ہر طبقے کے لوگ مسائل سے دوچار ہیں لیکن "بندہ مزدور" کے اوقات تو سب سے تلخ ہیں۔جس کے دم سے آج دنیا کی ساری بہاریں ہیں دنیا کی ایسی کتنی ہی پر رونق اور دلکش چیزیں ہیں جو ان مزدوروں کے خون پسینے کہ مرہون منت ہیں۔لیکن معاشی خوش حالی اور اس کے ترقی میں مزدوروں کا حصہ انتہائی معمولی ہے۔حالانکہ وہ اس کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔

اسلام نے دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح اس ضمن میں بھی انتہائی عمدہ اور واضح ہدایات جاری کی ہیں جس میں آجر اور اجیر دونوں ہی کے حقوق کی رعایت کا پاس رکھا گیا ہے۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ " مزدور کو اس کی مزدوری اس کے پسینے کے خشک ہونے سے پہلے ادا کرو" یعنی اس کا حق خدمت معاہدے کے مطابق وقت پر ادا کر دیا جائے۔

مزدوری انبیاء کا کام ہے کوئی حقیر پیشہ نہیں ہے یہ عزت والا پیشہ ہے۔ایک قول ہے کہ پائیدار امن صرف معاشرتی انصاف کے ذریعے ہی دیا جا سکتا ہے۔اس آرٹیکل میں سیرت نبوی ﷺ کی رشنی میں مزدوروں کے حقوق پر بحث کی گئی ہے۔

نتائج:

- اپنے خادموں اور غلاموں کو بھائی سمجھا جائے اور انہیں ایسی اجرت دی جائے کہ وہ قریب قریب آجر کے معیار زندگی گزار سکیں۔

[35] ۔محمد خالد سیف،کامیاب تجارت کے سنہری اصول،(لاہور: دارالسلام،2006ء)،ص:5

- اجر کی مقدار اتنی ضرور ہونی چاہیے کہ مزدور و خادم اہل و عیال کی اچھی طرح پرورش کر سکے اور ان کی ضروریات زندگی پوری ہو سکے۔
- اجرت کے سلسلے میں اس اصولی ہدایات کے بعد کہ ان کے جملہ ضروریات زندگی کی تکمیل کی جائے اسلام نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ اجرت کی مقدار پہلے ہی واضح کر دی جائے اور ابہام نہ ہو سکے۔
- مزدوروں کی طاقت سے بڑھ کر ان کی ذمہ داری نہیں دی جائے اگر ایسی ذمہ داری دی جائے تو اس کی پر ضروری ہے کہ یا تو خود اس کی مدد کرے یا کسی دوسرے سے کروائے۔
- کم عمر بچوں اور دراز عمر بڑوں سے اتنا ہی کام لینا چاہیے جتنا جوان اور توانا آدمیوں سے لیا جاتا ہے۔
- موجودہ دور کی یہ اشد ضرورت ہے کہ مزدوروں کے حقوق کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔
- احادیث میں اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو مزدوروں کے حق میں رہنما اصول واضح کیے ہیں ان کا زبانی پرچار کرنے کی بجائے ان کو عملی زندگی میں لاگو کیا جائے تاکہ معاشرے میں امن اور خوشحالی اور باہمی قائم ہو۔
- اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلا ہے کہ شریعت مطہرہ نے صدیوں پہلے ظلم کے چکی میں پسے ہوئے مزدوروں کو ان کا جائز حق دیا اور مالکان کو پابند کیا کہ مزدوروں کو کم تر نہ سمجھے۔
- جب کسی مزدور سے کام لیا جائے تو اس کا حق فورا دیے دیا جائے۔
- قرآن و سنت میں تمام مسائل کا حل موجود ہے کیونکہ اللہ تعالی نے مکمل شریعت عطا کی ہے اس کے باوجود مسلمان مسائل کے حل کے لیے بھٹک رہے ہیں اگر مسلمان قرآن و سنت کے مطالعہ کو اپنائے تومعاملات اور تجارت کے احکامات کو شریعت میں ایک خاص مقام دیا گیا ہے جو کسی اور نظام میں نہیں ملتا۔

سفارشات

- ہم اپنے طور پر احساس و رواداری کی فضا قائم کریں ہم مزدوروں سے کام تو ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے منصفانہ اور ہمدانہ رویہ رکھیں۔
- ان کی طاقت اور استطاعت سے بڑھ کر ان سے کام نہ لیں.
- حکومت کا فرض ہے کہ معاشرے کے اس اکثریتی طبقے کی فلاح و بہبود کے لیے ٹھوس بنیادوں پر موثر اقدامات کرے مزدوروں کی ضروری اوقات کار سے لے کر ان کو دی جانے والی مزدوری کی شرح کو اسلامی قوانین کے مطابق پھیلایا جائے اور اس پر سختی سے عمل درامد کروانے کا بھی قانون وضع ہونا چاہیے کہ سب انسان برابر ہیں۔
- انسانیت کا رشتہ سب سے مقدم و مقدس ہے اس رشتے کو مدنظر رکھتے ہوئے میرو مروت کی فضا قائم کی جانی چاہیے۔

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

- موجودہ دور میں سیمینارز، ورکشاپس، کانفرنس وغیرہ میں مزدوروں کے حقوق کا پرچار کیا جاتا ہے لیکن عملی طور پر کچھ نہیں کیا جاتا۔
- مزدوروں کو کام پر لگانے سے پہلے ان کی اجرت کا تعین کرنا چاہیے تاکہ وہ بھی خوش اسلوبی سے کام کریں۔
- مزدوروں کی اجرت اتنی ہونی چاہیے کہ انہیں بنیادی ضروریات زندگی آسانی سے میسر آسکیں۔
- مزدوروں کو کام پر انعامات دیے جائیں تاکہ عزت و قدر اس کے اندر بلند درجہ پر پروان چڑھے۔
- موجودہ دور کی اشد ضرورت ہے کہ مزدوروں کے حقوق سے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔
- حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو مزدوروں کے حق میں رہنما اصول وضع کیے ہیں ان کا زبانی پرچار کرنے کی بجائے ان کو عملی زندگی میں لاگو کیا جائے تاکہ معاشرے میں امن اور خوشحالی کے بلا دستی قائم ہو۔

مصادر و مراجع

* ابن ماجة، أبو عبد الله بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجة (بيروت: دار الفكر، س-ن)۔
* أبو داود، سليمان بن أشعث السجستاني، السنن، (بيروت، دار الكتب العلمية، 1424ھ)۔
* امام ابو منصور الدیلمی، مسند الفردوس، (لاہور: دار الکتاب العربی)
* اوصاف احمد، ڈاکٹر، علم معاشیات اور اسلامی معاشیات، (نئی دہلی: ایفا پبلی کیشنز، 2010ء)۔
* البخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة، صحيح البخاري (بيروت: دار طوق النجاة، 1422ه)۔
* البیہقی، احمد بن الحسین، السنن الکبری، (لاہور: دار الکتب العلمیہ، 2003ء)۔
* حافظ فضل الحق حقانی، مزدور کے حقوق شریعت اور پاکستانی آئین کی نظر میں، پاکستان اسلامی ریسرچ جرنل:20
* حبیب الرحمن کیلانی، ڈاکٹر، احکام تجارت اور لین دین کے مسائل، (لاہور: مکتبہ دار السلام، 2000ء)۔
* حماد امین چاولہ، البیان، (کراچی: المدینہ اسلامک ریسرچ سنٹر، 2013ء)۔
* خلیل الرحمن، اسلام کا نظریہ محنت، (لاہور: المکتبہ رحمانیہ)۔
* ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری، سرمایہ دارانہ نظام، (لاہور: کتاب محل، 2017ء)۔
* ڈاکٹر نور محمد غفاری، سرمایہ دارانہ نظام انشورنس اور اسلام کا نظام کفالت عامہ، (لاہور: مرکز تحقیق دیان سنگھ ٹرسٹ لائبریری، 2017ء)۔
* ذوالفقار علی، دور حاضر کے مالی معاملات کا شرعی حکم، (لاہور: ابوہریرہ اکیڈمی، 2008ء)۔
* عبد الغفار، سرمایہ دارانہ نظام کی ماہیت اور عالمی سیاست پر اس کے اثرات، الاضواء پبلشرز، شیخ زید اسلامک سنٹر، لاہور
* علامہ شمس الحق حقانی، سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام کا اسلامی معاشی نظام سے موازنہ، (بنارس: ادارۃ البحوث الاسلامیہ، 2015ء)۔
* محمد بن شعیب، سنن النسائی، (لاہور: دار الکتب العلمیہ)۔
* محمد خالد سیف، کامیاب تجارت کے سنہری اصول، (لاہور: دار السلام، 2006ء)۔
* محمد طاہر القادری، اقتصادیات اسلام، (لاہور: منہاج القرآن، پبلشرز، 7 مارچ 2007ء)۔
* محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، اقتصادیات اسلام، (لاہور: منہاج القرآن، پبلی کیشنز، 2007ء)۔